علامہ شیخ محمد عابد سندھی مدنی کی علمی خدمات کا ایک جائزہ

An Analysis of The Educational Services of Allama Shaikh Muhammad Abid Sindhi Madani

ڈاکٹر عبدالعزیز نہڑیو[i] بشیر احمد درس[ii]

Abstract

In the subcontinent, Babul-Islam Sindh has always been proud of having renowned scholars, 'Muhadditheen' and 'Fuqahaa' who lit the candle of knowledge far and wide in the world and conquered the hearts through their words and deeds. A huge number of people benefitted form their knowledge and followed their examlpes. Shaikh Muhammad Abid Sindhi Madni born in 1190(Hijrah) in Sehwan (Sindh), has a distinquished position in the long list of those scholars.His family traced back to the tribe of Abu Ayub (R.A) Ansari. He was a great scholar, Muhadith and Faqih of 13th Century.His grandfather Shaikh Muhammad Murad was one of the best students of Makhdoom Muhammad Hashim Thatvi (Rahmatullah Alaih). He migrated from Sindh to Arab where remained till his death. He received knowledge from Arab Scholars and became a superior Islamic scholar. He also remained a student of Imam Shoukani (r.a). Number of students from Arab and abroad graduated in hadith and received degrees from him. He died in 17th Rabi ul Awal 1257 Hijrah and was buried in Madina. Keeping in view the biogrpahy and services of Shaikh Muhammad Abid Sindhi, it is needed that the services of this great schloar may be introduced to the scholars. This article is an effort in this connection which shall benefit the reserchers.

Key Words: Shaikh Muhammad Abid Sindhi, Educational Services, Mufassir, Muhaddith

i اسسٹنٹ پروفیسر اسلامک کلچر، گورنمنٹ سچل سرمست آرٹس اینڈ کامرس کالج حیدرآباد سندھ

ii لیکچرر مہران یونیورسٹی، شہید ذالفقار علی بھٹو کیمپس، خیرپور میرس سندھ

تعارف

دنیا کے دیگر حصوں کی طرح سندھ (پاکستان) میں بھی اسلامی علوم وفنون کے ماہرین گزرے ہیں، جنہوں نے اسلامی تعلیمات کو لوگوں تک پہنچانے کے لیے اپنا سب کچھ قربان کیا تھا۔ان عظیم ہستیوں میں علامہ شیخ محمد عابد سندھی مدنی کا شمار بھی ہوتا ہے، جو تیرھویں صدی ہجری کے ایک مایۂ ناز عالم تھے،آپ نے عرب میں دینی علوم حاصل کیے اور زندگی کا اکثر حصہ عرب کے مختلف علاقوں میں دینِ اسلام کی خدمت واشاعت میں گزارا۔ مدینہ منورہ میں فوت ہونے کے بعد جنت البقیع میں دفن کیے گئے۔اس آرٹیکل میں یہ باتیں قدرے تفصیل سے تحقیقی انداز میں ذکر کی گئی ہیں، جو درج ذیل عنوانات پر مشتمل ہیں:

1. علامہ شیخ محمد عابد سندھی کے حالاتِ زندگی
2. شیخ محمد عابد سندھی کی علمی خدمات (تفسیر، حدیث اور فقہ کے میادین میں)
3. خلاصۂ بحث

1. شیخ محمد عابد سندھی کے حالاتِ زندگی

برصغیر پاک وہند میں باب الاسلام سندھ کو ہمیشہ یہ فخر حاصل رہا ہے کہ اس میں نامور علماء اور جیّد فقہاء پیدا ہوئے، جنہوں نے مختلف ممالک اور علاقوں میں علم کی روشنی پھیلائی اور ہر جگہ اپنے علم کا سکہ جمایا اور لاتعداد لوگوں کو معارف دینیہ اور علوم اسلامیہ سے روشناس کرایا۔ان اولوالعزم اور خوش بخت حضرات کی وسیع فہرست میں علامہ شیخ محمد عابد بن شیخ احمد علی بن شیخ محمد مراد السندی المدنی الایوبی الانصاری الخزرجی کا نام قابل ذکر ہے۔ آپ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے تھے۔ شیخ ممدوح تیرہویں صدی ہجری کے بڑے عالم، محدث اور فقیہ تھے۔

علامہ محمد عابد سندھی کی ولادت 1190ھ کو[1] صوبہ سندھ کے مشہور شہر ''سیوہن'' میں ہوئی[2]۔ان کے جدامجد شیخ محمد مراد بن محمد یعقوب بن محمود انصاری بھی بڑے علم وفضل کے مالک تھے اور مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں میں سے تھے۔ وہ اپنے اہل وعیال کے ساتھ ارضِ سندھ سے ہجرت کر کے سرزمینِ عرب چلے گئے تھے اور وہیں سکونت اختیار کر لی تھی۔انہوں نے علوم مروجہ کی اکثر کتابیں عرب میں اپنے چچا شیخ محمد حسین سے پڑھیں۔ پھر جن علماء حجاز ویمن کی خدمت میں حاضر ہو کر علمی استفادہ کیا،ان میں علامہ سید عبدالرحمٰن بن سلیمان اہدل، شیخ عبداللہ بن محمد بن اسماعیل الصنعانی، شیخ عبداللہ بن شیخ محمد بن عبدالوہاب النجدی، علامہ محمد بن علی الشوکانی، شیخ محمد طاہر سنبل، شیخ یوسف بن محمد مزجاجی، شیخ صالح الفلانی المکی، شیخ حسین بن علی المغربی، شیخ احمد بن ادریس المغربی وغیرہ زیادہ قابل ذکر ہیں۔ جو اس وقت کے بڑے علماء شمار ہوتے تھے[3]۔

آپ نے شیخ صالح الفلانی سے جو حدیث کی سند حاصل کی، اس میں ان کے اور امام بخاری کے درمیان نو واسطے ہیں[4]۔

علوم مروجہ کی تکمیل کے بعد علامہ محمد عابد سندھی نے یمن کے مقام ''زبید'' کو اپنا مسکن قرار دیا اور زیادہ عرصہ وہیں رہے۔ بعد ازاں صنعاء تشریف لے گئے اور وہاں اقامت اختیار کرلی۔ وہاں مشہور محدث امام محمد بن علی شوکانی صاحب ''نیل الاوطار'' و''تفسیر فتح القدیر'' کے علم سے فیض یاب ہوئے۔ زندگی کا بیشتر حصہ وہیں گذارا۔ وہاں کے امیر منصور کے طبیب مقرر ہوئے۔ شادی بھی وہاں کے ایک وزیر علی العماری کی بیٹی سے کی[5]۔ وہاں کے لوگ ان کی علمی صلاحیتوں سے بہت متاثر تھے۔ امیر صنعاء امام مہدی عبداللہ بن احمد نے 1232ھ میں ان کو بہت سے ہدایا اور تحائف دے کر حاکم مصر محمد علی پاشا کی دربار میں سفیر بنا کر بھیجا۔ مصر میں ''طابہ'' کے پرکشش باغات و محلات کے نواح میں ایک عرصہ تک درس و تدریس اور وعظ وارشاد کے ذریعے وہاں کے لوگوں کی تربیت واصلاح کو اپنا مطمح نظر ٹھہرائے رکھا۔ لیکن وہاں کے لوگ ان کی مخالفت پر اتر آئے لہٰذا مجبورًا کوچ کر کے ''حدیدہ'' (یمن) میں آبسے۔ مصر سے واپسی پر شیخ محمد عابد نے بتایا کہ مصر میں علم و تحقیق کے آثار مٹ گئے ہیں اور صرف تقلید و تصوف باقی ہیں جیسا کہ امام شوکانی فرماتے ہیں:

"ورجع واخبرنا باندراس العلم فی الدیار المصریة وانه لم یبق الا التقلید والتصوف[6]"

شیخ محمد عابد سندھی اپنے چچا (جو علمِ طب میں بہت مشہور تھے) کی معیت میں ''حدیدہ'' پہنچے۔ صرف و نحو، فقہ حنفیہ، اصول فقہ اور دیگر علوم و فنون میں مہارت تامہ حاصل تھی۔ علم طب میں شہرت کی وجہ سے حاکم وقت امیر منصور نے ان کو حدیدہ سے خاص طور پر بلایا اور بہت سے لوگوں نے ان سے علاج کرایا اور صحتیاب بھی ہوئے۔ پھر حدیدہ واپس آئے۔ امیر حدیدہ نے انہیں نہایت عزت و تکریم سے نوازا۔ ان کی آمد و رفت صنعاء میں بھی رہی[7]۔

1224ھ میں شیخ حسین بن علی حازمی زیدی حدیدہ کے قاضی مقرر ہوئے۔ انہوں نے اذان میں ''الصلوٰۃ خیر من النوم'' کی جگہ ''حیّ علی الخیر العمل'' کہنے کا حکم دیا لیکن لوگوں نے قاضی کا یہ حکم ماننے سے انکار کر دیا۔ قاضی غصہ سے بے قابو ہو کر سختیوں پر اتر آئے۔ انہوں نے ایسے چالیس آدمیوں کو جنہیں وہ خطرناک سمجھتے تھے، گرفتار کر کے جیل بھیج دیا جن میں شیخ محمد عابد بھی شامل تھے۔ علامہ سندھی اور ان کے ساتھیوں پر اس قدر مظالم ڈھائے گئے کہ ان کی گردنوں میں لوہے کے طوق ڈال دیئے۔ یہاں تک کہ ان کیلئے بیٹھنا، اٹھنا اور چلنا پھرنا مشکل ہو گیا۔ متواتر چھ دن ان کو اسی حالت میں رکھا گیا۔ پھر سب کو چھوڑ دیا لیکن شیخ محمد عابد کو نہیں چھوڑا۔ پھر انہیں حدیدہ سے نکال دیا گیا[8]۔

اس کے بعد وہ آبائی وطن سندھ واپس آئے اور کچھ عرصہ وہیں سکونت اختیار کی۔ پھر سے بلادِ عرب کے شوق میں وہاں کا

رختِ سفر باندھا اور مدینہ منورہ میں اقامت اختیار کی۔ 1243ھ میں والیٔ مصر محمد علی پاشا کی طرف سے بلدہ طیبہ میں علماء و قضاۃ کی صدارت کے منصب پر فائز ہوئے۔ اب اللہ کی عبادت، اتباعِ سنت، صبر واستقامت، نصح امت، اشاعتِ دین، لوگوں سے رأفت و شفقت کا برتاؤ کرنے اور نشر علوم کے سوا ان کا کوئی اور مشغلہ نہیں تھا۔ یہی ان کی زندگی کا اوڑھنا بچھونا بن گیا۔ پورا وقت تفسیر، حدیث و سنت کی تدریس و اشاعت میں گذارا۔ عرب و عجم کے تشنگانِ علوم نے ان سے حدیث کی سند و اجازت حاصل کی۔

علامہ محمد عابد سندھی نے بروز پیر 17 ربیع الاول 1257ھ کو مدینہ منورہ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں بابِ عثمان کے سامنے دفن کیے گئے۔ آپ ایک وسیع کتب خانہ کے مالک تھے جس میں نادر و نایاب کتابوں کا بڑا ذخیرہ تھا۔ آپ نے یہ پورا کتب خانہ مدینہ منورہ میں کتب خانہ محمدیہ کیلئے وقف کر دیا تھا[9]۔

آپ مختلف علوم و فنون میں مہارت تامہ رکھتے تھے جن میں تفسیر، حدیث، فقہ، طب اور مناظرہ وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ ان علوم میں آپ نے بڑی قابل قدر تصانیف چھوڑی ہیں۔ آپ کی علمی خدمات کا دائرہ نہایت وسیع ہے۔ ہم یہاں اختصار کے ساتھ آپ کی علمی خدمات کا ذکر کرتے ہیں۔

2. علامہ شیخ محمد عابد سندھیؒ مدنی کی علمی خدمات

أ. علم تفسیر

شیخ محمد عابد سندھی نے علامہ ناصر الدین البیضاوی المتوفی 685ھ کی مشہور زمانہ تفسیر "انوار التنزیل و اسرار التاویل" کے تین اجزاء کی شرح لکھی ہے جو سورۃ المائدہ کی آیت: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَوْلِيَاءَ سے لے کر اواخر سورۃ الاعراف پر مشتمل ہے۔ 868 صفحات پر مشتمل اس کا مخطوطہ مکتبہ محمودیہ مدینہ منورہ میں موجود ہے۔ یہ شرح آپ کی علوم قرآن پر مکمل دسترس اور مہارت تامہ کی بیّن دلیل ہے۔

ب. علمِ حدیث

اکثر اہلِ علم شیخ محمد عابد سندھی کی علمِ حدیث میں مہارت، وسیع مطالعہ اور کتب حدیث کے ساتھ شدید محبت اور شغف کے معترف ہیں۔

شیخ محمد عابد سندھی کے شاگرد حسن بن احمد بن عبداللہ عاکش ضمدی اپنے استاد کا ذکر اس طرح کرتے ہیں:

العلامة المحدث الحافظ النقاد عالي الاسناد وكان يستحضر مسنون الاحاديث ويعرف عللها وله فى نقد الرجال يد طولىٰ واذا تكلم لسعة حفظه فكانما يملى من صحيفته املاء[10]

"العلامۃ المحدث الحافظ اور عظیم ناقد عالی سند کے حامل جنہیں احادیث کے متون کا استحضار تھا اور احادیث کی علل سے بخوبی واقف تھے۔ نقد رجال میں کمال دسترس رکھتے تھے۔ آپ کے قوت حافظہ کے متعلق بات کی جائے تو گویا کہ آپ اصل صحیفے سے ہی املاء کروارہے ہوتے۔"

شیخ لطف اللہ بن احمد جحاف الیمنی المتوفی 1243ھ شیخ محمد عابد سندھی کے تدریس میں رفیق اور شاگرد رہے ہیں۔ وہ شیخ کے بارے میں کہتے ہیں:

صحبنا دهرًا طويلًا ورافقنا فى القراءة علىٰ شيخنا البدر الشوكانى وحججت معه سنة 1216 فلاقينا الشيوخ واستجزنا امام الحرمين الصالح محمد بن الفلانى المغربى واجازنى واياه اجازة عامة ورأيت امام الحرمين يجله ويدينه من محله لشغفه بالكتب الحديثية واشتغال رفيقنا هٰذا بصحيح البخارى وتحريه لاتباع الدليل وله سيادة فى الناس ووجاهة وله معرفة كاملة بصحيح البخارى فانه الف بمكرراته مؤلفا بديعا حسنا تلقاه الناس بالقبول وسماه منحة البارى بمكررات البخارى وتناقله الناس فى حياته واشتغل بجمع الامهات الست فى مجلد واحد ونسخ فتح البارى بشرح البخارى فى مجلد واحد ولما اكمل الامهات جمع الاعيان من ابناء الزمان لذلک الشان واظهر السرور وكذٰلک فعل عند اكماله لفتح البارى[11]

"ہمیں لمبے عرصے تک ان کی صحبت میسر آئی اور شیخ بدر الشوکانی کے پاس قرأت کے دوران ہمیں ان کی مرافقت حاصل رہی۔ 1216ھ میں میں نے ان کے ساتھ حج کی سعادت بھی حاصل کی۔ ہم نے مختلف شیوخ کے ساتھ ملاقاتیں کیں اور امام الحرمین الصالح محمد بن الفلانی المغربی نے ہمیں اجازت عامہ مرحمت فرمائی اور میں نے امام الحرمین کو دیکھا کہ وہ انہیں عزت بخشتے تھے اور اپنے قریب بٹھاتے تھے۔ آپ کے علم حدیث سے خاص شغف کی وجہ سے اور صحیح بخاری کے ساتھ خصوصی مشغولیت اور اتباع دلائل میں تتبع اور تلاش کی جستجو کی وجہ سے لوگوں میں انہیں ایک مقام حاصل تھا اور کامل معرفت حاصل تھی۔ صحیح بخاری کی معرفت کاملہ کی وجہ سے آپ نے مکررات بخاری کے متعلق ایک کتاب تصنیف فرمائی جس کا نام "منحۃ الباری بمکررات البخاری" رکھا۔ آپ کی حیات میں لوگ اس کو نقل بھی کرتے رہے۔ اس کے بعد آپ نے صحاح ستہ کو ایک ہی جلد میں لکھا اور فتح الباری شرح صحیح بخاری کو بھی ایک ہی جلد میں نقل کیا۔ جب آپ نے حدیث کی چھ کتابوں کو لکھ کر مکمل کیا تو اس خوشی میں ایک دعوت کا اہتمام کیا جس میں آپ نے خاص لوگوں کو جمع کیا۔ فتح الباری لکھ کر پوری کرنے کے وقت بھی ایسی ہی دعوت کی۔"

علامہ عبد الغنی محدث دہلوی تو ان کو قدوۃ المحدثین کے لقب سے یاد کرتے ہیں[12]۔

علامہ نواب صدیق حسن خان لکھتے ہیں:

وكان الشيخ محمد عابد السندى الحافظ معروفا بدرس الحديث[13]

علامہ عبدالحی کتانی فرماتے ہیں:

هو محدث الحجاز ومسنده العالم الجامع المحدث الحافظ محى السنة حين عفت رسومها وهجرت علومها[14]

ہم یہاں علم حدیث میں ان کی تصنیفات کا اجمالاً ذکر کرتے ہیں۔

علم حدیث میں تصنیفات

1. منحۃ البخاری فی جمع روایات صحیح البخاری

اس کتاب میں شیخ صاحب نے صحیح بخاری میں مختلف ابواب کے تحت مسائل کے استنباط کیلئے مذکور مکرر روایات کے تمام طرق یکجا کرکے ابواب کی ترتیب سے جمع کیا ہے تاکہ ان کو سمجھنے اور استفادہ کرنے میں آسانی ہو۔ علماء کرام اس کتاب کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ آپ کے شاگرد لطف اللہ بجاف "درر نحور الحور العین" میں لکھتے ہیں:

"وللمترجم- الشيخ محمد عابد- معرفة بصحيح البخارى كاملة فانه الف فى مكرراتها مؤلفا بديعا حسنا تلقاة الناس بالقبول وسماه بمنحة البارى بمكررات البخارى وتناقله الناس فى حياته[15]۔"

علامہ محدث ابراہیم بن عبداللہ الحوثی منحۃ الباری کی تقریظ میں لکھتے ہیں:

"وان فى جمع رواياته فوائد عديدة كتفسير بعض الروايات لبعض وتقييد مطلقها وتبيين مجملها وتخصيص عامها وتوضيح مشكلها وترجيح احد محملاتها واظهار ما خفى منها ونحو ذٰلک مما يفيد العالم سهولة الاستنباط[16]"

علامہ محمد بن محمد بن محمد بن احمد السنباوی الازہیر الامیر الصغیر لکھتے ہیں:

"فقد سرح ناظرى وانشرح خاطرى بما وقفت عليه من هذا المصنف الشريف والمؤلف اللطيف فلم ار من نسخ علىٰ منواله ولم تسمح قريحة غير مؤلفه بمثاله جمع الصحيح من الآثار والاخبار ولاحت علىٰ جملة الانوار كاد ان يكون فى بابه معجزة حيث جمع ما تفرق من عبارات موجزة نظم فيه ما تشتت فى كثير من المواضع فكان فى بابه ونوعه احسن جامع[17]"

اس کتاب کا مخطوط مکتبہ حرم مدنی میں موجود ہے۔ علامہ غلام مصطفیٰ قاسمی صاحب اپنے مقالہ "مدینہ منورہ کے کتب خانے اور علمائے سندھ کی تصانیف" میں لکھتے ہیں:

"منحۃ الباری فی جمع روایات صحیح البخاری تالیف علامہ محمد عابد سندھی انصاری: شیخ محمد عابد سندھی سندھ کے آخری محدث ہیں۔ ان کے تبحر علمی اور قوت تحریر کے موافق اور مخالف سب معترف ہیں۔ یہ کتاب اپنے موضوع میں نادر ونایاب ہے۔ جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے، مدینہ منورہ میں دنیا کا یہ واحد نسخہ ہے اور کسی علمی کتب خانے کی فہرست میں اس

کتاب کا نام مجھے دیکھنے میں نہیں آیا۔ کتاب کیا ہے ایک بیش بہا علمی ذخیرہ ہے جو ڈیمی سائز کے 966 صفحات میں پھیلا ہوا ہے. منحۃ الباری کا یہ نسخہ مصنف کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے جس طرح حافظ ابن حجر عسقلانی صاحب فتح الباری کے متعلق مشہور ہے کہ وہ بہت تیز لکھتے تھے اس لئے ان کے خط میں حسن کتابت کا فقدان تھا اور پڑھنے میں بھی دقت ہوتی تھی۔ شیخ محمد عابد سندھی کے متعلق مشہور ہے کہ نہایت تیز لکھتے تھے مگر تیزی کتابت کے ساتھ ان کے خط کی ایک خوبی یہ تھی کہ حروف اگرچہ سادہ اور حسن سے خالی تھے لیکن ان کے پڑھنے میں کسی کو دقت پیش نہیں آتی[18]۔"

منحۃ الباری کی اہمیت وافادیت کو مد نظر رکھتے ہوئے ڈاکٹر محمود الحسن چنڑ نے کتاب بدء الوحی سے کتاب الاستئذان کے آخر تک کے حصہ پر ڈاکٹر عبدالشہید نعمانی کی رہنمائی میں تحقیق و تخریج کر کے کراچی یونیورسٹی کے شعبہ عربی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی ہے۔

حال ہی میں منحۃ الباری ''دارالنوادرۃ'' دمشق شام سے نورالدین طالب کی نگرانی میں چھ جلدوں میں شائع ہو چکی ہے۔

2. المواہب اللطیفہ فی الحرم المکی علی مسند الامام ابی حنیفہ من روایۃ الحصکفی

اس کتاب میں شیخ محمد عابد سندھی نے مسند امام ابی حنیفہ بروایت حصکفی کی مفصل شرح لکھی ہے۔ مسند کی روایات کیلئے حدیث کی دوسری مشہور و معروف مسانید، جوامع اور سنن سے شواہد و متابعات پیش کی ہیں۔ مشکل الفاظ کی شرح، منقطع روایات کا وصل اور مرسل روایتوں کو مرفوع کر کے دکھایا ہے۔ اختلافی مسائل پر بحث کر کے ان کے متعلق امام ابو حنیفہ کے دلائل پیش کیے ہیں۔ احادیث سے مستنبط فقہی مسائل واحکام کو تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ ان مستنبط مسائل میں فقہاء کے اختلاف کو ذکر کر کے ان کے دلائل پر کلام کر کے راجح اقوال کا ذکر کیا ہے۔ احکام فقہیہ ذکر کرتے وقت صرف احناف کے مذہب کو ذکر کرنے پر اکتفا نہیں کیا، بلکہ چاروں فقہی مکاتبِ فکر کے معتمد اقوال کو ذکر کیا ہے۔ فقہاء احناف کے مختلف اقوال پر دلائل حدیث کی روشنی میں بحث کر کے معتمد اور مفتٰی بہ قول کو نقل فرمایا ہے۔

اس شرح میں مصنف نے اولا حدیث ذکر کی ہے، پھر اس کے راوی صحابی کا ترجمہ لکھا ہے، پھر سند کے راویوں پر کلام کیا ہے۔ اس کے بعد مشکل الفاظ کی تشریح کی ہے، پھر اس حدیث کے مختلف طرق ذکر کیے ہیں۔ ان کے مشکل الفاظ کی توضیح، مرسل روایات کو مرفوع اور منقطع کو موصول کرنے کی کوشش کی ہے۔ متابع روایات ذکر کر کے تخریج کی ہے۔ پھر حدیث سے مستنبط مسائل ذکر کر کے ان میں فقہاء کے اختلاف کو ہر فریق کے دلائل کے ساتھ ذکر کر کے ان میں جمع و تطبیق کی کوشش کی ہے[19]۔

ملا علی قاری نے بھی مسند الحصکفی کی شرح لکھی تھی لیکن شیخ محمد عابد سندھی کی یہ شرح بے مثال و قابل دید ہے۔ اس کتاب کا قلمی نسخہ علامہ سید محب اللہ شاہ راشدی رحمۃ اللہ علیہ کے ''المکتبۃ العالیۃ العلمیۃ'' درگاہ شریف پیر جھنڈو میں دو جلدوں

میں موجود ہے اور مصنف کے اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا ہے۔ جلد اول 590 صفحات اور ثانی 493 صفحات پر مشتمل ہے [20]۔

علامہ غلام مصطفیٰ قاسمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"علامہ سید رشد اللہ شاہ راشدی فرماتے تھے کہ المواہب اللطیفہ حافظ ابن حجر عسقلانی کی مشہور کتاب فتح الباری کے پایہ کی کتاب ہے [21]۔"

سندھ یونیورسٹی جامشورو سے ڈاکٹر احمد اقبال قاسمی کی رہنمائی میں المواہب اللطیفہ الجزء الاول پر محمد عمر سلمان نے اور الجزء الثانی پر محمود سلامہ العایش نے تحقیق کر کے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی ہے [22]۔ حال ہی میں ''دار النوادرۃ'' دمشق شام سے المواہب اللطیفہ سات جلدوں میں شائع ہو چکی ہے۔

3. ترتیب مسند الامام ابی حنیفۃ بروایۃ الحصکفی

مسند الامام ابی حنیفہ رحمہ اللہ بروایت علامہ قاضی موسیٰ بن زکریا الحصکفی المتوفی 650ھ امام صاحب کے اساتذہ کے ناموں کی ترتیب سے مرتب کی ہوئی تھی۔ شیخ محمد عابد سندھی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے فقہی ابواب کے ساتھ ترتیب دے کر اہلِ علم کیلئے آسانی پیدا کی ہے۔ اس کتاب کا مخطوط جامع الملک سعود ریاض میں موجود ہے۔ نیز یہ کتاب علامہ محمد حسین سنبھلی کی شرح کے ساتھ ''تنسیق النظام فی مسند الامام'' کے نام سے پاکستان میں طبع ہو چکی ہے [23]۔

4. ترتیب مسند الامام الشافعی

شیخ محمد عابد سندھی نے مسند امام شافعی میں مذکور احادیث کو فقہی ابواب پر مرتب کر کے اہلِ علم وطلاب حدیث کی مشکل حل کی ہے۔ متفرق روایات کو جمع کر کے ابواب کے تحت ذکر کیا ہے۔ یہ کتاب آپ نے سفر حج کے دوران مختلف منازل پر قیام کے دوران لکھ کر مکمل کی۔

5. معتمد الالمعی المہذب فی حل مسند الامام الشافعی المرتب

یہ شیخ محمد عابد سندھی کی مرتب کردہ ترتیب مسند الشافعی کی شرح ہے جو دو اجزاء پر مشتمل ہے۔ پہلی جزء کتاب الایمان سے آخر کتاب الحج تک ہے جو آپ نے مکہ مکرمہ میں مکمل کی۔ دوسری جزء کتاب النکاح سے اول کتاب البیع تک مدینہ منورہ میں لکھی لیکن مکمل نہ کر سکے۔ جزء اول مصنف کے ہاتھ کا لکھا ہوا مخطوط ترکی کے عجائب خانہ توپ کاپی سرائے میں موجود ہے اور جزء ثانی کا مخطوطہ مکتبہ محمودیہ مدینہ منورہ میں موجود ہے۔ یہ شرح جہاں شیخ محمد عابد نے چھوڑی تھی، وہاں سے اخیر تک ان کے شاگرد علامہ شیخ یوسف بن عبدالرحمٰن السنبلاوینی الشرقاوی المصری نے مکمل کی ہے۔ اس کا مخطوط دار الکتب المصریہ قاہرہ میں موجود ہے [24]

6. شرح تیسیر الوصول

یہ جامع الاصول للامام ابن الاثیر الجزری کے اختصار تیسیر الوصول للامام ابن الدیبع الشیبانی کی شرح ہے۔ بڑی شرح وبسط کے ساتھ لکھی تھی اور کتاب الحدود کے حرف حاء تک پہنچے تھے۔ یمن کے بعض بزرگوں نے ان سے مانگی تو ان کو دے دی، پھر اس کتاب کو کوئی دیکھ نہیں سکا[25]۔

7. شرح بلوغ المرام

مشہور محدث حافظ ابن حجر عسقلانی کی شہرہ آفاق کتاب ''بلوغ المرام من احادیث الاحکام'' کی شرح شروع کی تھی لیکن مکمل نہ کر سکے۔ علامہ خیر الدین الزرکلی نے ''الاعلام'' میں لکھا ہے کہ اس شرح کا جزء مدینہ منورہ میں موجود ہے[26]۔

8. کشف اللباس عما رواہ ابن عباس مشافہۃ عن سید الناس ﷺ

اس مختصر رسالہ میں شیخ صاحب نے وہ روایات ذکر کی ہیں جو عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے بالمشافہ سنی ہیں۔ اس کا مخطوط الخزانۃ التیموریہ مصر میں موجود ہے۔ مقدمہ میں فرماتے ہیں:

> "جب میں نے تہذیب التہذیب للحافظ ابن حجر میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ترجمہ میں دیکھا کہ غندر فرماتے ہیں کہ ابن عباس نے نبی ﷺ سے نو حدیثیں سنی ہیں۔ یحییٰ القطان دس اور امام غزالی چار بتاتے ہیں۔ ان اقوال کے بعد حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ صحیحین میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی نبی ﷺ سے براہ راست سنی ہوئی احادیث دس سے زیادہ ہیں۔ فتح الباری میں حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ میں نے یہ روایات جمع کی ہیں جو چالیس سے زیادہ ہیں۔ (شیخ محمد عابد فرماتے ہیں) میں نے صحیحین کے علاوہ سنن واجزاء کے تتبع سے یہ روایات اس رسالہ کشف اللباس میں جمع کی ہیں جن کی تعداد 77 ہے۔ یہ شیخ صاحب کے تبحر علمی اور کتب حدیث پر دسترس کی بڑی شہادت ہے[27]۔"

9. سلافۃ الالفاظ فی مسالک الحفاظ

اس رسالہ میں شیخ صاحب نے حفاظ محدثین کے مناہج وطرق کو ذکر کیا ہے[28]۔

10. ایجاز الالفاظ لاعانۃ الحفاظ

اس کتاب میں شیخ صاحب نے وہ مختلف احادیث جمع کی ہیں جن کی سندیں ایک جیسی ہوں تاکہ حفاظ حدیث ان سے فائدہ اٹھا سکیں۔ ایسی روایات جن کی اسناد مشترک ہیں، ان پر ابواب بھی مقرر فرمائے ہیں۔ مثلاً پہلی حدیث جبرئیل بسند ابی حنیفہ عن حماد عن ابراہیم عن علقمۃ عن عبداللہ بن مسعود ذکر کرتے ہیں۔ پھر اس سند کے ساتھ بارہ احادیث ذکر فرمائی ہیں۔ اس سے شیخ صاحب کا منفرد طریقہ تالیف ظاہر ہوتا ہے۔ ان کے شاگرد شیخ یحییٰ بن محمد بن الحسن الاخفش نے **''ادارۃ الالحاظ لحل ایجاز**

الالفاظ" کے نام سے اس کی شرح لکھی ہے جس کا ایک جزء دار الکتب المصریہ قاہرہ میں موجود ہے [29]۔

11. شرح الفیۃ السیوطی فی المصطلح

امام عثمان بن عبدالرحمٰن بن الصلاح کی مشہور اور متداول کتاب "علوم الحدیث" کے مضامین کو امام زین الدین عبدالرحیم بن الحسین العراقی نے "الفیۃ فی مصطلح الحدیث" کے نام سے منظوم کیا۔ پھر اس پر خود انہوں نے اور دوسروں نے شروح لکھیں۔ امام سیوطی نے عراقی کی طرز پر "الفیۃ فی مصطلح الحدیث" نظم کیا اور "نظم الدرر فی علم الاثر" کے نام سے موسوم کیا اور اس کی شرح "البحر الذی ذخر فی شرح الفیۃ الاثر" لکھی۔ اس طرح شیخ محمد عابد سندھی نے بھی "الفیۃ الحدیث" کی مفصل شرح لکھی۔ یہ شرح مصطلح الحدیث میں شیخ صاحب کے وسعت اطلاع اور مہارت تامہ کی بیّن دلیل ہے۔

12. حصر الشارد من اسانید محمد عابد

جس طرح دوسرے محدثین کرام نے اپنی اسانید واثبات جمع کی ہیں، اسی طرح علامہ محمد عابد سندھی کی "حصر الشارد" بھی اس سلسلہ کی ایک اہم کڑی ہے۔ یہ اس موضوع پر ایک مثالی کتاب ہے۔ اس ثبت سے زیادہ صحیح اور جامع ثبت آج تک نہیں لکھی گئی۔ یہ کتاب ایک ضخیم جلد پر مشتمل ہے۔ ابتدا میں اپنے چچا شیخ محمد حسین انصاری سے قرآن کریم کی "القراءات السبع" کے متعلق حاصل کردہ اجازت ذکر کی ہے۔ اس کے بعد تفسیر، حدیث، فقہ، معانی، بیان، صرف، نحو، منطق اور طب وغیرہ کی کتب کی اسناد ذکر کی ہیں جن کی تعداد تقریباً 1300 ہے۔ پھر 168 مسلسل احادیث کی اسناد ذکر فرمائی ہیں۔ پھر تصوف کے سلسلوں کو ذکر کیا ہے [30]۔

علمائے کرام اس کتاب کی تعریف میں بھی رطب اللسان ہیں۔ سید عبدالحی کتانی فہرس الفہارس میں اپنے استاد ابوالحسن علی بن احمد بن موسیٰ سے نقل کرتے ہیں کہ:

هو الثبت الحافل الذی لم یوجد له فی الدنیا نظیر ومماثل

"یہ ایسی ثبت ہے جس کی دنیا میں کوئی نظیر نہیں ملتی [31]۔"

شیخ عبدالغنی محدث دہلوی کے شاگرد علامہ ابوالحسن علی بن طاہر الوتری المدنی فرماتے ہیں:

هذا الفهرس لا یوجد علیٰ ما نعلم اوسع منه واصح

"ہمارے علم کے مطابق اس جیسی مفصل اور صحیح کتاب کہیں نہیں ملتی [32]۔"

اس کتاب کا ایک مخطوط علامہ سید محب اللہ شاہ راشدی رحمۃ اللہ علیہ کے "المکتبۃ العالیۃ العلمیۃ" درگاہ شریف پیر جھنڈو میں موجود ہے [33]۔

اس کے علاوہ مصنف کے ہاتھ سے لکھا ہوا مخطوطہ مکتبہ محمودیہ مدینہ منورہ میں، ایک نسخہ مکتبہ عارف حکمت مدینہ منورہ میں، دو نسخے ''مکتبہ حرم مکی'' میں، ایک نسخہ دار الکتب المصریہ میں، ایک نسخہ مکتبہ احمد بن حسن العطاس حریضہ یمن میں اور ایک مخطوطہ مکتبہ رضا رامپور انڈیا میں موجود ہے [34]۔

13. روضۃ الناظرین فی اخبار الصالحین

یہ کتاب صالحین کے احوال و تراجم پر لکھی گئی ہے۔ یہ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم الاصبہانی کے طرز پر ہے [35]۔

14. تراجم مشائخ الشیخ محمد عابد السندی و مشائخھم و احوالھم اجمالاً

اس کتاب میں شیخ صاحب نے اپنے استاد علامہ شیخ یوسف بن محمد بن علاء الدین المزجاجی اور اپنے دوسرے اساتذہ اور ان کے اساتذہ کے تراجم و احوال لکھے ہیں۔ اس کا ناقص مخطوطہ مکتبۃ الحرم المکی میں موجود ہے۔ علامہ شیخ بدیع الدین شاہ راشدی رحمۃ اللہ علیہ کے ''المکتبۃ الراشدیہ'' آزاد پیر جھنڈو میں اس کا عکس موجود ہے [36]۔

15. رسالۃ فی بیان الثقات الرواۃ الذین تکلم فیھم

اس رسالہ کا مصنف کے ہاتھ سے لکھا ہوا مخطوطہ مدینہ منورہ کے کتب خانہ شاہ عبد العزیز میں موجود ہے [37]۔

علم فقہ

شیخ محمد عابد سندھی علم فقہ اور اس کے اصول میں بھی یدِ طولیٰ رکھتے تھے۔ آپ احناف کے کبار فقہاء میں سے تھے لیکن جب انہیں اپنے مسلک کے مقابلہ میں قوی دلائل مل جاتے اور ظاہر ہوتا کہ راجح مذہب حنفی مذہب کے مخالف ہے تو اسے اختیار کر لیتے تھے۔ ہم یہاں اختصار کے ساتھ علم فقہ میں آپ کی تصنیفات کا ذکر کرتے ہیں:

1. طوالع الانوار شرح الدر المختار

علامہ علاء الدین محمد بن علی الحصکفی المتوفی سنۃ 1080ھ نے علامہ محمد بن عبد اللہ التمرتاشی المتوفی سنۃ 1004ھ کی فقہ حنفی پر لکھی گئی کتاب ''تنویر الابصار و جامع البحار'' کی شرح بنام ''الدر المختار شرح تنویر الابصار'' لکھی تھی۔ الدر المختار کی فقہ حنفی میں اہمیت اور مقام کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ پچیس سے زائد علماء حنفیہ نے اس پر حواشی، تعلیقات اور شروح تحریر کی ہیں۔ شیخ محمد عابد سندھی نے بھی الدر المختار کی مفصل شرح ''طوالع الانوار'' لکھی جو انہوں نے مؤرخہ 16 شوال 1242ھ میں مدینہ منورہ میں مکمل کی۔ اس کتاب کا ایک مکمل قلمی نسخہ مکتبہ ازہریہ قاہرہ میں، ایک نسخہ مکتبہ ''طوب قاپی سرای'' استنبول ترکی

میں، ایک نسخہ مکتبہ مکۃ المکرمۃ میں اور ایک ناقص نسخہ ''جامع اسلامیہ مدینہ منورہ'' میں موجود ہے۔ ''طوالع الانوار'' اپنے موضوع میں منفرد اور اعلیٰ خصوصیات کی حامل کتاب ہے جو کسی اور کتاب میں نہیں پائی جاتیں۔ الدر المختار پر پہلے ہونے والے علمی کام شیخ محمد عابد سندھی کے پیش نظر تھے۔ اس لئے در مختار میں وارد فقہی مسائل کے دلائل کا تتبع اور ان پر تفصیلی بحث سے ان کے اہتمام کا پتہ چلتا ہے۔ آپ ادلہ کے طور پر روایات پیش کرتے ہیں۔ اگر ان میں کوئی تعارض ہو تو اسے دفع کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور جمع کی صورت بھی بیان کر دیتے ہیں۔ احادیث کی تخریج کر کے حدیث کا درجہ اور حکم بیان کرتے ہیں۔ حدیث کے نادر فوائد کا ذکر بھی کرتے ہیں جو بڑی بڑی کتب میں بکھرے ہوئے ہیں۔ یہ چیزیں فقہ کی دوسری کتب میں نہیں پائی جاتیں۔ ''طوالع الانوار''، ''در مختار'' کی عبارات کی کامل شرح ہے۔ کوئی حاشیہ یا تعلیق نہیں جیسے حاشیہ طحطاوی اور حاشیہ ابن عابدین شامی ہیں۔ شیخ صاحب در مختار پر ہونے والے علمی کاموں کے اہم فوائد کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ نصوص فقہی کی تشریح میں توسع اور کشادگی کے ساتھ لطیف انداز میں تحقیق کو بھی ملحوظ خاطر رکھتے ہیں حالانکہ ان باتوں کو در مختار کے شراح عام طور پر ذکر نہیں کرتے۔

اس لئے شیخ محمد بن یحییٰ الترہتی اس کتاب کے متعلق اپنے تاثرات کا ذکر اس طرح کرتے ہیں:

"وهو حافل جدًا استوفي فيه غالب فروع مذهب اصحابه واستوعب مسائل الواقعات والفتاويٰ بحيث انه لوقيل: لم يفته منها الا النزر اليسير لم يبعد ذٰلک کل البعد[38]"

"یہ کتاب تمام چیزوں کو جمع کرنے والی ہے۔ حنفی مذہب کے اکثر فروعی مسائل کو جمع کر دیا ہے اور وقوع پذیر مسائل اور فتاویٰ کا ہر طرف سے احاطہ کرتی ہے۔ یہ کہنے میں مبالغہ نہیں ہے کہ مصنف سے کوئی چیز باقی نہیں رہی سوائے چند چیزوں کے۔ آپ نے اس کتاب کو مفید لغوی اور صرفی اصولی تحقیقات سے مزین کیا ہے تاکہ ادلہ سے استنباط اور توضیح میں آخری حد تک جایا جاسکے۔ در مختار کے دوسرے شراح کی کتب میں یہ چیزیں ناپید نظر آتی ہیں۔ اختلافی مسائل میں فقہاء اربعہ کے اختلافات کی فقہی تحقیق میں توسع سے کام لیا ہے۔"

آپ نے اس شرح میں مخصوص مسائل پر علماء ہند و سندھ کے تحریر کردہ رسائل سے بھی خوب استفادہ کیا ہے جن میں نادر تحقیقات ہیں۔ چونکہ یہ کتاب مصنف نے عمر کے آخری حصہ میں لکھی ہے، اس وقت ان کا مکتبہ نادر و نایاب کتابوں کا بڑا ذخیرہ بن چکا تھا۔ اس وقت آپ مدینہ منورہ میں اقامت پذیر ہونے کی وجہ سے اکثر علوم و فنون خصوصًا علم حدیث اور فقہ میں اعلیٰ مقام حاصل کر چکے تھے۔ اس لئے یہ شرح مصادر و مراجع کثیرہ کا مثالی مجموعہ ہے۔ اس شرح کی خصوصیات میں یہ بھی شامل ہے کہ شیخ محترم نے یہ شرح آٹھ سال تک مدینہ منورہ میں طلاب کو درسًا و سبقًا بھی پڑھایا۔ حرمین شریفین جیسے علمی مرکز میں سکونت پذیر

ہونے کی وجہ سے دنیا کے مختلف علمی مراکز یمن، مصر اور سندھ سے آنے والے علماء سے ملاقاتوں اور علمی مباحث کی وجہ سے طوالع الانوار کی خصوصیات میں مزید اضافہ ہوا۔ علاوہ ازیں اگر مقارنہ کیا جائے تو واضح ہو جائے گا کہ شیخ محمد عابد سندھی اس شرح میں در مختار کے باقی شراح خصوصاً طحطاوی اور ابن عابدین سے بہت آگے ہیں۔

اس کتاب کے ابتدائی ابواب کتاب الطہارۃ کے شروع سے باب المیاہ تک ڈاکٹر سید عبد الکریم عبد الغفور نے مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی کی نگرانی میں تحقیق کر کے سندھ یونیورسٹی جامشورو سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی ہے۔ ان کے بعد ڈاکٹر عبد الرشید بن محمد موسیٰ لغاری نے اس سفر کو آگے بڑھاتے ہوئے "باب المیاہ" سے "باب الحیض" تک ڈاکٹر ثناء اللہ بھٹو کی نگرانی میں تحقیق کر کے سندھ یونیورسٹی جامشورو سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی ہے۔ ان کے بعد نور احمد بن محمد صفر سندھی تحقیق کو آگے بڑھاتے ہوئے باب الانجاس سے باب شروط الصلاۃ تک ڈاکٹر ثناء اللہ بھٹو کی نگرانی میں ایم فل کیلئے مقالہ لکھ رہے ہیں۔ ان کے بعد اس سفر کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے محمد طاہر بن ڈاکٹر عبد القیوم سندھی باب صفۃ الصلواۃ سے باب الامامۃ کے حصہ پر ڈاکٹر ثناء اللہ بھٹو کی نگرانی میں سندھ یونیورسٹی جامشورو سے پی ایچ ڈی کیلئے مقالہ تحریر کر رہے ہیں۔

2. الابحاث فی المسائل الثلاث

علامہ اسماعیل پاشا بغدادی نے ہدیۃ العارفین[39] میں اس کتاب کا ذکر کیا ہے۔ اس طرح ایضاح المکنون[40] میں بھی اس کا ذکر موجود ہے۔

3. رسالۃ فی اخراج زکاۃ الحب بالقیمۃ

یہ رسالہ علامہ یوسف بن محمد بن بطاح الاہدل کے سوال کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ اناج کی زکوٰۃ کرنسی کی صورت میں ادا کی جا سکتی ہے یا نہیں؟ اس رسالہ کا مخطوطہ مکتبہ ملک عبد العزیز مدینہ منورہ میں موجود ہے۔

4. الزام عساکر الاسلام بالاقتصار علی القلنسوۃ طاعۃ للامام

یہ رسالہ بھی آپ کی خدمت میں پیش کیے گئے دو سوالوں کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ اگر امام اور خلیفہ وقت صرف ٹوپی پہننے کا حکم دیتا ہے اور عمامہ باندھنے سے منع کرتا ہے تو کیا اس مسئلہ میں امام وقت کی اطاعت لازم ہے یا نہیں؟ اور اگر امام کفار جیسا کپڑا پہننے کا حکم دیتا ہے تو کیا ان کی اطاعت واجب ہے یا نہیں؟ یہ کتاب آپ کی علمی اور فقہی صلاحیت کا ثبوت ہے۔ اس کا مخطوطہ ان کے شاگرد احمد بن عثمان خوجہ کے خط سے لکھا ہوا "دار الکتب المصریہ قاہرہ" میں موجود ہے۔

5. تغیّر الراغب فی تجدید الوقف الخارب

یہ رسالہ وقف کے مسائل کے متعلق ایک سوال کے جواب میں لکھا گیا ہے۔ اس کا مخطوطہ مکتبہ ملک عبدالعزیز مدینہ میں موجود ہے۔

6. رسالۃ فی التوسل وانواعہ واحکامہ

یہ کتاب مسئلہ توسل کے متعلق ایک سوال کے جواب میں لکھی گئی ہے۔

7. الحظ الاوفر لمن اطاق الصوم فی السفر

یہ رسالہ فقہاء کے مابین مختلف فیہ مسئلہ کے بارے میں لکھا گیا ہے کہ مسافر کیلئے فرض روزہ رکھنا افضل ہے یا چھوڑ دینا؟ شیخ موصوف نے اس مسئلہ کے بارے میں وارد تمام روایات کو ذکر کیا ہے اور فقہاء کی آراء بھی لکھی ہیں۔ اس کتاب کا خطی نسخہ مکتبہ محمودیہ مدینہ منورہ میں موجود ہے۔

8. رسالۃ فی حکم ابعام الطعام فی مناسبات الفرح اوالترّح

یہ رسالہ بھی مصنف نے ایک سوال کے جواب میں تحریر کیا ہے۔ ابتداء میں موصوف نے کھانا کھلانے کی فضیلت میں وارد بہت ساری روایات جمع کی ہیں۔ اس کا مخطوطہ مغرب کے "خزانۃ الرباط" میں محفوظ ہے۔

9. الخبر العام فی احکام الحمام

طبّی نقطہ نگاہ سے احکام حمام کے متعلق اس رسالہ کا ذکر شیخ موصوف نے المواہب اللطیفہ میں کیا ہے۔

10. شفاء قلب کل سؤول فی جواز من تسمی بعبدالنبی وعبدالرسول

یہ رسالہ بھی آپ نے ایک سوال کے جواب میں تحریر کیا ہے کہ عبدالنبی اور عبدالرسول جیسے نام رکھے جا سکتے ہیں یا نہیں؟ اس کا مخطوطہ بھی ان کے شاگرد احمد بن عثمان خوجہ کے خط سے لکھا ہوا دارالکتب المصریہ قاہرہ میں موجود ہے۔

11. غنیۃ الزکی فی مسئلۃ الوصی

یہ کتابچہ بھی آپ نے ایک سوال کے جواب میں تحریر کیا ہے جو مدینہ منورہ میں قیام کے دوران آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ اس کا مخطوطہ مکتبہ ملک عبدالعزیز مدینہ منورہ میں موجود ہے۔

12. القول الجمیل فی ابانۃ الفرق بین تعلیق التزویج وتعلیق التوکیل

یہ کتاب بھی شیخ صاحب نے نکاح کے متعلق ایک سوال کے جواب میں لکھی ہے۔ شیخ کے اپنے ہاتھ سے تحریر کیا ہوا

نسخہ مکتبہ ملک عبدالعزیز مدینہ منورہ میں موجود ہے۔

13. رسالۃ فی کرامات الاولیاء والتصدیق بہا

اس رسالہ میں شیخ نے کرامات اولیاء کے وقوع اور کرامات کی تصدیق یا جواز کے متعلق وضاحت کی ہے۔اس کا مخطوطہ مکتبہ ملک عبدالعزیز مدینہ منورہ میں موجود ہے۔

14. رسالۃ فی تقبیل الصحابۃ رضی اللہ عنہم ید رسول اللہ ﷺ ورأسہ الشریف وحکم التقبیل عامۃ

یہ رسالہ بھی ایک سوال کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ کیا احادیث میں جو ذکر آتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے کے ہاتھ اور پاؤں وغیرہ چوما کرتے تھے۔اس کا مخطوطہ بھی مکتبہ ملک عبدالعزیز مدینہ منورہ میں موجود ہے۔

15. کف الامانی عن سماع الاغانی

مذکورہ کتاب میں شیخ محترم نے سماع کی حرمت کے متعلق قرآن وسنت سے نصوص ذکر کیے ہیں اور ائمہ حنفیہ کے اقوال نقل کیے ہیں۔اس کا مخطوطہ مکتبہ ملک عبدالعزیز مدینہ منورہ میں موجود ہے۔

16. منال الرجاء فی شروط الاستنجاء

یہ رسالہ شروط واحکام استنجاء کے متعلق لکھا گیا ہے۔اس کا نسخہ مکتبہ ملک عبدالعزیز مدینہ منورہ میں موجود ہے۔

17. حواشی وتعلیقات علی کتب فقہ الحنفی

عبدالحی کتانی نے فہرس الفہارس[41] میں وضاحت کی ہے کہ آپ نے اپنی ذاتی کتب پر بہت ہی مفید حواشی اور تعلیقات تحریر کی ہیں۔آپ نے اپنی کتابیں مکتبہ محمودیہ مدینہ منورہ کو وقف کیں تو میں نے ان کی کتب کی طرف مراجعت کی تو معلوم ہوا کہ فنون کی تمام کتابوں پر آپ کے مفید حواشی اور افادات لکھے ہوئے تھے جن میں فقہ حنفی کی کتابیں بھی شامل تھیں۔

آپ نے کتب احادیث کی جو شروحات لکھی ہیں، ان میں احادیث احکام پر مذاہب اربعہ اور ان کے دلائل کو ذکر کیا ہے۔یہ شروحات بھی علم فقہ میں آپ کی وسعت نظری پہ دلالت کرتی ہیں۔

خلاصۂ بحث

شیخ محمد عابد سندھی مدنی تیرھویں صدی ہجری کے ایک بلند پایہ مفسر، محدث اور فقیہ تھے۔آپ نے دینی علوم کے حصول کے لیے عرب و عجم کے مختلف بلاد کے سفر کیے۔اسی طرح فراغت کے بعد دین اسلام کی اشاعت میں یمن، مصر اور سعودی عرب میں زندگی گزار کر مدینہ منورہ میں فوت ہو کر جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ بیس کتابوں کے مصنف ہیں۔آپ جس طرح کامل محقق تھے،اسی طرح فقہ میں بھی ان علماء کبار کے درجہ پر فائز تھے۔آپ اگرچہ کبار فقہاء حنفیہ میں سے تھے لیکن اگران کے مذہب کے مقابلہ میں کوئی واضح دلیل مل جاتی اور ظاہر ہو جاتا کہ راجح مذہب حنفی مذہب کے مخالف ہے تو اسے اختیار کر لیتے تھے۔آپ کی کتب المواہب اللطیفہ، طوالع الانوار اور شرح مسند الشافعی وغیرہ اس پر گواہ ہیں۔

علاوہ ازیں علم لغت، علم مناظرہ اور علم طب میں بھی آپ ید طولیٰ رکھتے تھے۔ شیخ محمد عابد سندھی رحمۃ اللہ علیہ کی حیات و خدمات پر ایک نگاہ عمیق ڈالنے کے بعد مختصراً یہ کہنا پڑتا ہے کہ آپ اپنے وقت کے مثالی محقق، مدقق اور کتاب و سنت سے بے پناہ شغف رکھنے والے مردِ حق تھے۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے بصیرت و بصارت کے ساتھ محدثانہ بلند نگاہ اور تحقیق و تدقیق میں شانِ مجتہدانہ کے بلند درجہ پر فائز فرمایا تھا۔

علامہ محمد عابد سندھی کی محققانہ اور مجتہدانہ تصنیفات ایک ایسا علمی و تحقیقی شاہکار ہے، جس سے ہر دور میں بڑے سے بڑا عالم بھی مستغنی نہیں رہ سکتا۔ان خدمات جلیلہ سے رہتی دنیا تک علماء کرام، محدثین اور فقہائے عظام استفادہ کرتے رہیں گے۔

حواشی و حوالہ جات

1 امام محمد بن علی الشوکانی، البدر الطالع بمحاسن من بعد القرن السابع 2: 227
2 نواب صدیق حسن خان، ابجد العلوم: 69، مطبع صدیقیہ بھوپال، 1296ھ
3 عمر رضا کحالہ، معجم المؤلفین 10: 157، مطبعۃ الترقی دمشق، 1957ء
4 فہرس الفہارس للکتانی 2: 722، دار الغرب الاسلامی بیروت، 1982ء
5 ابجد العلوم 2: 171
6 نفس مصدر
7 محمد اسحاق بھٹی، فقہاء پاک و ہند 2: 225، ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور 1989ء
8 محمد بن محمد بن یحییٰ زبارۃ الحسنی الیمنی الصنعانی، نیل الوطر من تراجم رجال الیمن فی القرن الثالث عشر 2: 279

9 عاکش حسن بن احمد الضمدی، حدائق الزہر فی ذکر الاشیاخ اعیان العصر

10 نیل الوطر 2: 279

11 التر ہتی، الیانع الجنی، طبع علی ہامش کشف الاستار عن رجال معانی الآثار لابی تراب رشد اللہ شاہ الراشدی، دار الاشاعت دیوبند 1249ھ

12 ابجد العلوم 3: 171

13 فہرس الفہارس 1: 371

14 محمد عابد السندی: 290

15 نفس مصدر

16 محمد عابد السندی: 290، حصر الشارد من اسانید محمد عابد مخطوط، المکتبہ العالیۃ العلمیہ درگاہ شریف پیر جھنڈو نمبر 140

17 مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی مقالہ، مدینہ منورہ کے کتب خانے اور علمائے سندھ کی تصانیف، مجلہ الرحیم حیدر آباد ماہ مئی 1964ء

18 محمد عابد سندھی، المواہب اللطیفہ علی مسند الامام ابی حنیفہ، المکتبہ العالیۃ العلمیہ درگاہ شریف پیر جھنڈو

19 المکتبۃ العالیۃ العلمیہ درگاہ شریف پیر جھنڈو، فہرس المخطوطات

20 مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی، مجلہ الرحیم - تیرہویں صدی کے مشاہیر نمبر مجلہ الرحیم حیدر آباد شمارہ 3-4 1967ء شاہ ولی اللہ اکیڈمی حیدر آباد

21 فہرست تحقیقی موضوعات، کلیہ معارف اسلامیہ جامع سندھ جامشورو

22 محمد حسین سنبھلی، تنسیق النظام فی مسند الامام، نور محمد اصح المطابع کراچی

23 محمد عابد سندھی، ترتیب مسند الامام الشافعی، مکتبۃ الثقافۃ الاسلامیہ مصر 1951ء

24 خیر الدین زرکلی، الاعلام 7: 49، کوستانسوماس وشرکائہ 1955ء

25 احمد بن علی بن حجر العسقلانی، تہذیب التہذیب 5: 279، دائرۃ المعارف العثمانیہ دکن الہند 1329ھ

26 نفس مصدر

27 اسماعیل پاشا بغدادی، ہدیۃ العارفین 2: 370، دار الفکر، 1402

28 محمد عابد السندی: 346

29 نفس مصدر

30 فہرس الفہارس والاثبات 1: 364

31 نفس مصدر

32 المکتبۃ العالیۃ العلمیۃ، فہرسۃ المخطوطات

33 محمد عابد السندی: 356

34 نفس مصدر

35 المکتبۃ الراشدیہ، فہرستۃ المخطوطات

36 عبد القیوم سندھی، حرمین شریفین کے قدیمی کتب خانوں میں سندھی علماء کی قلمی کتب، ماہنامہ السند، شمارہ: 93، نومبر-دسمبر 2002ء

37 الیانع الجنی فی اسانید الشیخ عبد الغنی: 72

38 ہدیۃ العارفین 2: 370

39 اسماعیل پاشا بغدادی، ایضاح المکنون 1: 10، دار الفکر، 1402ھ

40 المواہب اللطیفہ 1: 156

41 فہرس الفہارس 2: 722